سوال

(91)اہل میت کے لیے کھانا پکانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وفات کے وقت طعام کا بندوبست کن لوگوں کی طرف سے ہونا چاہیئے اور کتنے دنوں کے لیے ہونا چاہیئے ۔ نیز موجودہ رائج سسٹم کس حد تک درست ہے ؟

(حافظ محمد واہد، فیصل آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس گھر میں فوتیدگی ہو جائے تو ان کے طعام کا بندوبست میت کے قریبی رشتہ داروں یا پڑوسیوں کو کرنا چاہیئے کیونکہ حدیث میں آتا ہے :

((عن عبداللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إصنعوا لآل جعفر طعما فقد أتاہم ما یشغلہم))

عبداللہ لن جعفر نے کہا کہ جب جعفر کی وفات کی خبر آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھنا تیار کرو ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جو ان کو مشغول رکھے گی ۔ (مستدرک حاکم 1/372، ابوداؤد 2/59، ترمذی 2/137)

اس حدیث کو امام حتکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے تلخیص میں ان کی موافقت کی ہے ۔ امام ابن سکن نے بھی اسے صحیح کہا ہے ۔ یعنی سیدنا جعفر غزوۃ متۃ میں شہید ہوئے جب شہید ہوئے جب انکی شہادت کی خبر آئی تو اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو کہا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ تو پریشانی میں بتلا ہیں، کھانا نہیں پکا سکیں ۔ اس کھانے کو عام لوگوں کے لیے دعوت کی صورت بنا لینا درست نہیں ہے اور نہ ہی میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنا چاہیئے بلکہ یہ لن کے عزیز و اقارب کا حق ہے ۔ جیسا کہ سیدنا جریر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ :

((کنا نری الإجماع إلی أعل المیت وصنعة الطعام من النیاحة))

''ہم اہل میت کے ہاں جمع ہونا اور وہاں کھنا تیار کرنا نوحہ شمار کرتے تھے ''

(ابن ماجہ 1/513(1612)احمد حدیث نمبر 6905، 126/11، 125 پر ان الفاظ سے یہ روایت مروی ہے :

((کنا نعد الاِجماع إلی أہل المیت وصنیعۃ الطعام بعد دفنہ من النیاحۃ))

''ہم اہل میت کے ہاں جمع ہونا اور میت کے دفن کے بعد وہاں کھانے کا انتظام کرنا نوحہ شمار کرتے تھے'' اور نوحہ شریعت میں حرام ہے ۔

شیخ احمد محمد شاکر مسند احمد کے حاشیہ پر اس کی یوں شرح کرتے ہیں کہ :

" والمراد بصنعۃ الطعام ہنا : ما یصنعہ أہل المیت لضیافۃ الواردین للعزاء زعموا فإن السنۃ أن یصنع الناس الطعام لأہل المیت لا أن یصنعوہم للناس لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ...اِصنعوا لآل جعفر طعاما ."

صنعۃ الطعام کا مطلب یہ ہے کہ اہل میت ان بوگوں کے لیے جو ان کے ہاں تعزیت کے لیے تے ہیں کھانا تیار کریں ... حالانکہ سنت یہ ہے کہ لوگ اہل میت کے لیے کھانا تیار کریں نہ اہل میت لوگوں کے لئے ۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جعفر شہید ہوئے تو کہا تھا کہ آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو۔ علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر 1/437 میں ایسے کھانے کے متعلق لکھا ہے ''وہی بدعۃ قبیحۃ''

یہ قبیح بدعت ہے ۔ اس مسئلہ پر ائمہ اربعہ اور اور دیگر محدثین کا اتفاق ہے جیسا کہ الفتاح الربانی ۸/۹۰ میں مرقوم ہے ۔

البتہ جو مہمان دور دراز سے تعزیت کیلیئے آتے ہیں ان کیلیئے کھانے کا بندوبست کرنا درست ہے کیونکہ وہ اہل میت کے طعام کے ضمن میں ہی آتے ہیں ۔

اور ہمارے ہاں جو برادری سسٹم رائج ہے اس میں یہ خرابی ہے کہ یہ کھانا عوض و معاوضہ بن چکا ہے اور جتنی دیر تک اس کھانے کا عوض نہ دیا جائے اتنی دیر تک برادری والے اس کو قرض سمجھتے ہیں ۔ ہمیں یہ خرابی دور کر کے صحیح سنت کے مطابق کام کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق دے ۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ